السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنے والدین کے روبرو اپنی بی بی کو طلاق دے دی ۔ ایک مہینے کے بعد اپنے والدین کے کہنے اور دوسروں کے اصرار سے باوجود نااتفاقی کے اس عورت سے رجعت کر کے ہم بستر ہوا اور ہنوز وہ نااتفاقی چلی آتی ہے تو قرآن وحدیث کے رد سے وہ طلاق جائز ہے یا نہیں اور اب پھر شرعاً طلاق دینے کا مجاز ہے یا نہیں ؟ اور دین مہر دینا ہوگا یا کیا ؟ مع شرائط طلاق تحریر فرمائیے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت سوال میں مرد جو عورت کو طلاق دے چکا ہے شرعاً جائز ہوا بشرطیکہ وہ طلاق حیض میں نہ دیا ہو بلکہ ایسے طہر میں دیا ہو جس میں وطی نہ کی ہو اور اس عورت سے رجعت کرنے کے بعد جو پھر ہم بستر ہوا تو بھی اس کو طلاق شرعاً دے سکتا ہے اسی شرط سے جو اوپر مذکور ہوئی اور دین مہر اس عورت کو مرد پر دینا لازم ہے ۔

فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسـٰنٍ   ٢٢٩ ... سورة البقرة

(یہ طلاق (رجعی) دوبار ہے پھر طریقے سے رکھ لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے)

ما استَمتَعتُم بِهِ مِنهُنَّ فَـٔاتوهُنَّ أُجورَهُنَّ فَريضَةً وَلا جُناحَ عَلَيكُم فيما تَرٰضَيتُم بِهِ مِن بَعدِ الفَريضَةِ... ٢٤ ... سورة النساء

(پھر وہ جن سے تم ان عورتوں سے فائدہ اٹھاؤ پس ان کے مہر دو جو مقرر شدہ ہوں)

يـٰأَيُّهَا النَّبِىُّ إِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَطَلِّقوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحصُوا العِدَّةَ   ١ ... سورة الطلاق

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم !جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انھیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور عدت کو گنو)

"حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ :أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ ((صلی اللہ علیہ وسلم)) عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((صلی اللہ علیہ وسلم)) : «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ» [1]

(صحیح بخاری 3/223 مطبوعہ مصر)

(عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی جب کہ وہ ایام حیض میں تھی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کو حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے پھر اس کو اپنے ہاں رکھے حتی کہ وہ پاک ہو پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو پھر اگر چاہے تو اسے بیوی بنائے رکھے یا چاہے تو طلاق دے دے مگر مباشرت سے پہلے اور یہی وہ عدت ہے جس کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے) کتبہ : محمد عبد اللہ (مہر مدرسہ)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4953) صحیح مسلم رقم الحدیث (1471)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 503

محدث فتویٰ